سورہ روم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ایت نمبر (۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارك

20 صفر المظفر 1431ھ بمطابق 5 فروری 2010]

عنوان

حصہ سوم

اسلام کی امتیازی خصوصیات

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اناری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد للہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَهْدَهٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَام ○

اَلْیَمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَالْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حدیث : قال النبی ﷺ الاسلام یعلو ولا یعلی علیه (مجموعه صحاح سته)

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم ○

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''اسلام کی امتیازی خصوصیات'' اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

گزشتہ جمعہ کو اٹھائیس اسلام کی امتیازی خصوصیات سماعت فرمائیں تھیں آج دیگر اسلام کی امتیازی خصوصیات سماعت فرمائیں۔

29۔حدود کا اجراء:

اسلام کی خوبیوں میں قصاص (بدلہ) سزائیں، اور حدود بھی شامل ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ۔۔۔اور تمہارے لیے برابر کا بدلہ لینے ہی میں زندگی ہے۔اور فرمایا۔وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً بِمَا کَسَبَ نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْم ○ اور تم چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو، یہ اللہ کی طرف سے ان کے گناہ کی عبرت ناک سزا ہے جو انہوں نے کیا اور اللہ غالب (اور) خوب حکمت والا ہے۔

اسلام نے زنا اور اس کے محرکات کو حرام قرار دیا ہے اور جان و مال، نسب، عزت اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کے تحفظ کیلئے لواطت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے شراب، خنزیر اور ہر گندگی کو عقل، مال، شرف وجاہ اور اخلاق کی حفاظت کے لیے حرام قرار دیا ہے۔فی الجملہ اسلام نے ہر اچھے اور مفید کام کا حکم دیا ہے اور ہر برے کام سے روکا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔قد ترکتکم علی البیضاء لیلها کنهارها لایزیغ عنها بعدی الا هالك۔۔۔یقیناً میں تمہیں ایک ایسے واضح روشن راستے پر چھوڑ کر جارہا ہوں، جس کی راتیں بھی دنوں کی طرح درخشاں ہیں۔میرے بعد اس راستے سے تباہ ہونے والا بے راہ ہی ہوگا۔نیز آپ ﷺ نے فرمایا۔انی قد ترکت فیکم مالن تضلو ابعده اعتصمتم به کتاب (سنن ابی داؤد) یقیناً میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم اسے تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔

اور سنن داری میں یہ روایت بایں الفاظ نقل ہوئی ہے۔

فیه نباء ما قبلکم و خبر ما بعدکم ،و حکم ما بینکم ،هو الفصل لیس بالهزل،هو الذی من ترکه من جبار قصمه الله و من ابتغی الهدی فی غیره الله(جامع ترمذی)

اس میں تمہارے پہلے اور بعد والوں کی خبریں ہیں اور یہ تمہارے اختلافات کے حل کے سلسلے میں حتمی فیصلہ کن عامل ہے، نہایت سنجیدہ ہے، نافذ العمل ہے، یہ کوئی مزاح نہیں، جس نے اسے بے کار سمجھ کر چھوڑ دیا، اللہ اسے توڑ دیگا اور جو اسے چھوڑ کر کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا، اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

اسلام میں سنت رسول ﷺ اساسی اہمیت کی حامل ہے۔قرآن کی اجمال کی شرح و توضیح سنت ہی کی روشنی میں ہوتی ہے۔سنت رسول کو دل جان سے تسلیم کیے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (سورہ النساء آیت نمبر 65) چنانچہ اے نبی آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ

کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلہ پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل و جان سے مان لیں۔

اور جو محمد ﷺ کے راستے سے انحراف کرتا ہے وہ دور کی گمراہی میں جا پڑتا ہے ارشاد باری تعالی ہے۔لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ○ (سورہ آل عمران آیت نمبر 164) بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا، جب ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، وہ انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے،

اپنے رسول کی اہمیت بیان کرنے کے بعد کتاب کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا،

مَا فَرَّطۡنَا فِى الۡكِتٰبِ مِنۡ شَىۡءٍ (سورہ انعام آیت نمبر 38)

ہم نے کتاب (قرآن) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ ایک اور جگہ فرمایا،

وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ○ (سورہ مائدہ آیت نمبر 89) اور ہم نے آپ پر ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی کتاب نازل کی ہے جو مسلمانوں کیلئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے، اس کتاب کے نہ ماننے والوں کیلئے بھی اپنا حکم جاری فرمایا، وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ○ اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے (حکم) کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی کافر ہیں۔

30۔ پیشے کے اختیارات کی اہمیت:

مسلمان اپنے ہر اچھے کام کے بدلے میں اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے چاہے اس کا فائدہ خود اسے ہو یا کسی دوسرے انسان کو، حتی کہ اگر حیوانات اور پرندوں کو بھی فائدہ پہنچے تو انسان اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ الغرض ہر ذی روح جو انسان کے کسی عمل سے فائدہ اٹھاتی ہے اس میں خود اچھا عمل کرنے والے کیلئے اجر ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

مامن مسلم یزرع زرعا او یغرس غرسافیا کل منه طیر او دابه او انسان الا کانله به صدقة

جو مسلمان کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے یا درخت لگاتا ہے اور اسے کوئی پرندہ، جانور یا انسان کھاتا ہے تو یہ اس (لگانے والے) کیلئے صدقہ شمار ہوتا ہے،، من احیاار ضامیتة فهه له......

اور آپ ﷺ نے فرمایا، جس نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملکیت ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ...... (سورہ جمعة آیت نمبر 9) پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

اور مختلف اقسام کے پیشے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ داؤدؑ کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے۔

اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرۡ فِى السَّرۡدِ‌ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ○ (سورہ سبا آیت نمبر 11) کامل کشادہ زرہیں بناؤ اور ان کے جوڑ پیوستہ رکھو اور سب نیک عمل کرو۔ بے شک تم جو کرتے ہو میں اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہوں۔

31۔ حکمرانوں کو عوام کے ساتھ نرمی اور نوازش کا حکم:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، اللهم من ولی من امر امتی فشق علیهم فاشقق علیه و من ولی من امر امتی شیئا فرفق بهم فرفق به اے اللہ! جو شخص میری امت (کے لوگوں پر ان) کے کسی کام کا ذمہ دار بنا اور اس نے ان پر سختی کی تو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت کے کسی کام کا ذمہ دار بنا اور ان کے ساتھ نرمی کی تو تو بھی ان کے ساتھ نرمی فرما۔

32۔ عفو و درگزر:

عفو و درگزر بھی اسلام کا نہایت عمدہ وصف ہے جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا۔ ارشاد باری تعالی ہے وَاَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ○ (سورہ مائدہ آیت نمبر 8) اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

اور فرمایا وَلۡيَـعۡفُوۡا وَلۡيَـصۡفَحُوۡا (سورہ البقرہ آیت نمبر 237) اور چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔

33۔مذاق اڑانے کی ممانعت:

اورلوگوں کا مذاق اڑانے اوران کے عیبوں کا تذکرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ (سورہ نورآیت نمبر 22) اے ایمان والو! مردوں کی کوئی جماعت دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائے۔

ارشادرب العالمین ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْرُدُّوْھَا (سورہ الحجرات آیت نمبر 11) اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اسے اچھا جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

34۔مجلس کے آداب:

اگرکسی مجلس میں صرف تین آدمی ہوں تو دو کو الگ ہوکر سرگوشی کرنے سے منع فرمایا تاکہ تیسرا بدگمانی کا شکار نہ ہوجائے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اذا کنتم ثلاثة فلايتناجى رجلان دون الاخر حتى تختلطوا بالناس ،اجل ان ذلك يحزنه (صحیح بخاری) جب تم تین ہو تو دو الگ ہوکر سرگوشی نہ کرو یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جاؤ اس لیے کہ اسے وہ (تیسراشخص) پریشان ہوگا۔

اور جو کام انسان کے متعلق نہ ہو اس میں دخل اندازی سے منع کیا ہے۔اسی طرح بغیر مجبوری راستوں پر بیٹھنے سے منع کیا ہے اور مجبوری کی صورت میں بھی راستے کے حقوق کا لحاظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔نظر نیچی رکھنے ،سلام کا جواب دینے ،تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹانے ،ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے ،مظلوم کی مدد کرنے ،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے ،ظلم کو روکنے ،انصاف طلب کرنے ،مال وجان اور عزت کرنے کا حکم دیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا من رد عن عرض اخيه ردالله عن وجهه النار يوم القيامة (جامع ترمذی) جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ کو دور کردے گا۔

35۔توہمات سے بچاؤ اور عہد کی پاسداری:

اسلام بدعات وخرافات ،کہانت ،جادو ،جوابازی ،شراب خوری ،منشیات ہرقسم کی گراوٹ اور گندی چیز کے خلاف جنگ کرتا ہے۔بدشگونی اور فال نکالنے کا قائل نہیں۔اسلام کی ہر چیز عقل سلیم کے عین مطابق ہے وہ غداری ،جھوٹ اور فسق وفجور سے منع کرتا ہے اور حق پرستی ،سچائی اور وعدہ پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ارشاد نبوی ہے۔

اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ،ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها ،اذا ائتمن خان ،واذا حدث كذب ،واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر (صحیح بخاری) جس شخص میں چار عادتیں ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان چار میں سے ایک بھی ہو اس میں اس وقت تک نفاق کی ایک خصلت موجود ہے جب تک اسے چھوڑ نہ دے (چار خصلتیں سماعت فرمائیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے ،اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے ،جب معاہدہ کرے تو غداری کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔

ارشاد باری تعالی ہے یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (سورہ مائدہ آیت نمبر ۱) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ،معاہدے پورے کیا کرو۔

اورارشاد فرمایا ،ایک حدیث میں ہے لاعدوى ولاطيرة (مجموعہ صحاح ستہ) کوئی بیماری (اللہ کے حکم کے بغیر) متعدی نہیں ہوتی اور نہ ہی (اسلام میں) بدفالی کی اجازت ہے۔

36۔اسلام میں مجلس شوریٰ:

اسلام نے ایوان سیاست ،کاروبار زندگی اور نظام خلافت کی بنیاد شریعت پر رکھی ہے ،اسی لیے ہمیں زمانے اور زندگی کے ہر معاملے میں تبادلہ خیال اور باہمی مشورے کا حکم دیا گیا ہے۔قرآن کریم میں باہم مشورہ کرکے مسائل حل کرنے والے مومنوں کی تعریف کی گئی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰى بَیْنَھُمْ (سورہ شوریٰ آیت نمبر 38) اوران کا (ہر) کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔اور اللہ تعالی نے رسالت مآب حضرت محمد ﷺ سے فرمایا وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ،(سورہ آل عمران آیت نمبر 159) اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ کیجئے ،پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔مجلس

شوریٰ اہل علم، دانا اور تجربہ کار افراد پر مشتمل ہونی چاہیے۔

37۔اسلام میں رہبانیت کی نفی:

اسلام جسم، روح، عقل بلکہ دین و دنیا کے ہر معاملے کی اصلاح اور ہر خوبی کے فروغ کیلئے آیا ہے اسلام عیسائیت کی طرح رہبانیت کا حکم نہیں دیتا کہ دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہا جائے، نہ مادیت پرستی کا حکم دیتا ہے کہ اللہ کی ذات عالی سے کٹ کر مادی وسائل ہی کو سب کچھ سمجھ لیا جائے بلکہ وہ ہر اس چیز کا حکم دیتا ہے جو انسان کیلئے مفید اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی ضامن ہو۔ارشاد باری تعالی ہے وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ سورہ بقرہ (آیت نمبر 201) (اوران میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اللہ تعالی نے آخرت کے ساتھ دنیا کو بھی مانگنے کا طریقہ بتایا ہے دنیا کے بارے میں اللہ تعالی نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا (سورہ القصص آیت نمبر 77) اور تو دنیا میں بھی اپنا حصہ مت بھول۔

38۔علوم وفنون کی اہمیت:

اسلام یہ ہرگز گوارا نہیں کرتا کہ انسان جہالت کی تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتا پھرے، اس لیے ہمارے دین نے ہمیں تعلیم اور تعلم کا حکم دیا ہے اور علمائے کرام کو عزت واحترام کو سب سے اونچی مسند پر فائز فرمایا ہے ارشاد باری تعالی ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورہ زمر آیت نمبر 9) 'کہہ دیجئے کیا جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں'

علوم وفنون کی وسعتیں کتنی ہی بڑھ جائیں اور نت نئی ایجادات کے دائرے کتنے ہی پھیل جائیں، وہ اسلام کی بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتے اور قرآن کے بتائے ہوئے اصول ومبادیات سے ان کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا کیونکہ کائنات کے ارتقائی عمل، متحرک زندگی، قدرتی اور معاشرتی تبدیلیوں کی رفتار کے بارے میں اسلام بے اول دن ہی وہ سب کچھ بتلا دیا تھا جس کا بتانا ضروری تھا۔قرآن حکیم اس حقیقت کی جا بجا گواہی دیتا ہے۔اللہ تعالی نے خود ارشاد فرمایا ہے، تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ النحل آیت نمبر 89) (قرآن کریم) ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی (کتاب) ہے۔دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (سورہ النحل آیت نمبر 44) اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا۔

جس قوم نے بھی اسلام کو اپنایا اور اسے اپنا دستور زندگی بنایا، اللہ تعالی نے اس سے بلا لحاظ عرب وعجم، بحر و بر کا حکمران بنا دیا اور اس کے سر پر پورے کرۂ ارض کی سیادت وقیادت کا تاج رکھ دیا۔اسلام سے پہلے عربوں کی جو پست حالت تھی اس سے تاریخ کا کوئی طالب علم بے خبر نہیں۔مگر جب انہوں نے اپنے دل اور دماغ کی گہرائیوں سے دین قیم قبول کر لیا تو روم اور فارس ان کے زیر نگیں ہو گئے، پھر وہ مراکش اور وہاں سے چین تک پہنچ گئے۔اسے ترکوں نے اپنایا تو ساری دنیا ان کی مطیع ہو گئی۔اسلام نے پسماندہ و درماندہ طبقوں کو کس طرح ذلت کے گڑھے سے نکالا اور عزت وفرمانروائی کے تخت پہ پہنچا دیا۔آج بھی یہ کرامت کوئی دیکھنا چاہے تو تاریخ کے ایوان میں خاندان غلاماں کا حال پڑھ لے۔

پس جو آدمی عزت اور بلندی کا آرزومند ہے اسے چاہیے کہ اپنے دل ودماغ کی گہرائیوں سے اسلام کو اپنا لے۔اسلام کے پیروکاروں کو اللہ تعالی بلندیاں عطا کرتا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والے بالآخر ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور وقت کا قاضی انہیں مسترد کر دیتا ہے۔اس میں رنگ، نسل، قوم اور وطن کا کوئی عمل دخل نہیں۔سب یکساں ہیں۔اس لیے کہ بنیادی طور پر سب کی اصل ایک ہی ہے ہاں! تاریخ اس اٹل حقیقت کی گواہی ضرور دیتی ہے کہ جس کا جیسا عمل اس کا ویسا ہی پھل۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ کلکم من ادم من تراب ان اکرم کم عند الله اتقکم (مسند الربیع) تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں۔اللہ تعالی کے ہاں تم میں سے جو جتنا زیادہ پرہیزگار ہے وہ اتنا ہی عزت والا ہے۔اور ارشاد باری تعالی ہے۔يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (سورہ الحجرات آیت نمبر 1) اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور ہم نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بلاشبہ اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ عزت والا (وہ ہے جو) تم میں سے زیادہ متقی ہے،، اور فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (سورہ النساء آیت نمبر 1) اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان

سے پیدا کیا،،

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

[redacted]۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین